

زندگی کتنی حسین ہے

از گل لالہ



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

NEW ERA
MAGAZINE
COM



بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندگی کتنی حسین ہے

از قلم گل لالہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین



وہ جیسے ہی کمرے میں آئی سامنے بریرہ اداس بیٹھی تھی

کیا ہوا؟؟ اس نے بریرہ سے پوچھا

سعدی کڈنیپ ہو گیا ہے _____ وہ روہانسی ہوئی۔

اللہ بریرہ ٹینشن نہ لو مل جائے گا بچہ "اس نے بریرہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

ویسے کیا عمر تھی بچے کی؟ وہ جو اسے حیران دیکھ رہی تھی اس کے اگلے سوال پر بھونچکی۔

کون بچہ؟ اس نے پوچھا

وہی سعدی جو کڈنیپ ہوا ہے؟ اس نے بریرہ کو سمجھاتے ہوئے کہا

وہ بچہ نہیں ہے ایک ہینڈسم نوجوان ہے۔ بریرہ نے اس کے تصور میں
کھوتے ہوئے کہا

بیچارہ! منال نے آہ بھرتے ہوئے کہا

تم نے اس کے گھر والوں کو کال کر کے تسلی دی؟؟ وہ بولی

گھر والوں کو کیوں؟ بریرہ نے حیرانگی سے پوچھا

آخر تمہارا رشتہ دار کڈنیپ ہوا ہے۔ منال نے حیرانگی سے کہا

کس نے کہا کہ وہ میرا رشتہ دار ہے؟ بریرہ اچنبھے سے بولی

پھر؟ منال بے پوچھا

وہ تو نمرہ احمد کے ناول کا کریکٹر ہے "بریرہ پھر سے اسکے تصور میں
کھو گئی

دفعہ ہو "تم نے مجھے ڈرا دیا۔۔۔۔۔ منال نے اسے ڈانٹا۔

اب دیکھو ڈر سے میری ہارٹ بیٹ بڑھ گئی ہے ہارٹ بیٹ بڑھنے سے

کچھ بھی ہو سکتا ہے کچھ بھی سمجھ رہی ہو تم "منال نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہی تھیں جب ارمینہ اندر آئی۔

ہائے گرلز "اس نے کہا۔"

ہائے ارمینہ نیو لک ہاں! بریرہ نے اس کے نیو ہیرکٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

یس آجکل یہ لک ٹرینڈ میں ہے تو اس لیے اور تم تو جانتی ہو ارمینہ ایک فیشنیسٹا ہے۔ اس نے ایک ادا سے بال لہرائے۔

جب پارلر والی نے تمہارے بال کاٹے تو نیو قینچی یوز کی تھی اس نے؟
منال نے اس سے پوچھا۔

آئی ڈونٹ نو! ارمینہ بولی

یہی تو پوچھنا تھا پتہ ہے کسی کی یوز کی ہوئی چیزوں سے کتنا نقصان ہوتا
ہے۔ منال سنسنی پھیلاتے ہوئے بولی

کتنا؟؟ ارمینہ نے چڑ کے پوچھا

اتنا کہ بندہ ہی اس دنیا سے رخصت ہو سکتا ہے "وہ بولی

اچھا پھر؟؟ بریرہ نے دانت پیستے ہوئے کہا

پھر کیا جب بندہ ہی نہیں رہا تو کیا ہوگا "منال نے معصومیت سے " کہا

تم اپنے یہ ڈرپوک خیالات اپنے پاس ہی رکھو ہر وقت مرنے تک پہنچ جاتی ہو، کل پتہ ہے کیا ہوا ارمینہ۔ بریرہ ارمینہ سے مخاطب ہوئی

واٹ؟؟ وہ جو اپنے نیلز کو فائیلر سے سیٹ کر رہی تھی پوچھا۔

وہ ابھی کچھ کہنے ہو والی تھی جب مائدہ تن فن کرتی کمرے میں داخل ہوئی۔

اس سونیا کی بچی کو تو میں بتاؤں گی۔ وہ تینوں اسکے غصے اور طبیعت سے واقف تھیں

اب کیا کیا اس نے۔ ارمینہ نے پوچھا۔

میں کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی اور مجھے کہتی میرے لیے بھی۔

اس نے مجھے یعنی مادہ کو کہا۔ وہ غصے سے بولی

تو کیا ہوا ایک کپ چائے کا ہی تو کہا تھا اسنے.... منال نے اس سے کہا۔

ایک کپ چائے کا مانگا تو ٹھیک تھا میں دے دیتی پر پھر کہنے لگی چائے
میں پتی تھوڑی زیادہ اور چینی کم یو نو آجکل میں ڈائٹنگ پر ہوں۔ وہ
اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔

نوکر سمجھ رکھا ہے کیا۔۔۔۔۔ اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

یہ ایک گھر تھا جسے ہوٹل کی شکل دی گئی تھی یہاں کے ماحول کی
وجہ سے یہ ہوٹل کچھ ہی دن میں مشہور ہو گیا تھا یہاں رہنا وہ لوگ
افورڈ کر سکتے تھے جن کے پاس پیسوں کی آسائش ہو وہ چاروں بھی
امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔

ارمینہ لندن سے یہاں آئی تھی مائی گریڈ کر کے پڑھنے اس کے
پیرنٹس وہیں پر تھے وہ یہاں اپنے رشتے داروں میں رہنا پسند نہیں

کرتی تھی اس وجہ سے اس نے ہاسٹل میں رہنے کو ترجیح دی

منال کا گھر اسی شہر میں تھا اور چونکہ اس کی جوائنٹ فیملی تھی اور گھر آئے روز مہمانوں سے بھرا رہتا اس لیے اسے پڑھائی کے لئے یہاں رہنا پڑا

بریرہ کا تعلق زمیندار گھرانے سے تھا اور وہ گاؤں میں رہتی تھی پڑھائی کے سلسلے میں وہ یہاں آئی تھی

اور مایدہ کے والدین کی وفات کے بعد گھر میں بھابی کی چلتی تھی اور اس کی ان سے کبھی نہیں بنی تھی اس لئے اس نے بھی گھر سے زیادہ ہاسٹل میں رہنے کو ترجیح دی پر ویک اینڈ پر گھر ضرور جاتی تھی اپنے بھتیجے سے ملنے ایک وہی تو تھا اس کے گھر آنے کی وجہ اسکا بھائی ایک اچھے عہدے پر فائز تھا وہ ماہانہ خرچ اسے بھجوادیتا اور بھائی کا فرض

ادا ہو جاتا۔

اچھا چلو چھوڑو اس بات کو منال نے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔
نیو ریسٹورنٹ اوپن ہوا ہے گرلز آج شام کو میں نے وہاں جانے کا
پروگرام بنایا ہے۔ ارمینہ نے انہیں پلین بتایا۔

پر وارڈن سے پریش کون لے گا۔۔۔۔۔ بریرہ نے پوچھا

اسکی تم فکر نہ کرو ویسے بھی ہاسٹل کی ٹائمنگ تک ہم واپس آجائیں
گے۔۔۔۔۔ ارمینہ نے اسے تسلی دی

ارمینہ کے پاس اپنی گاڑی تھی وہ چاروں ریسٹورنٹ میں پہنچے اور کھانا
کھا رہے تھے جب بریرہ نے دیکھا اس کا کزن شیراز اندر داخل ہوا ہے

اللہ شیراز۔ اسنے جلدی سے دوپٹے سے نقاب کیا

کہاں ہے؟؟ مائدہ نے پوچھا

سامنے دیکھو۔ اسکے کہنے پر تینوں نے دیکھا تو شیراز کاؤنٹر پر کھڑا تھا

یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟؟ اس نے ابھی بھی دوپٹے سے نقاب کیا ہوا تھا۔

ریسٹورنٹ ہے تو کھانا کھانے ہی آیا ہو گا۔۔۔۔۔ مائدہ نے کہا۔

کہیں لڑکیاں تاڑنے تو نہیں آیا۔۔۔۔۔ منال بولی۔

تم کبھی اچھا نہ سوچنا۔۔۔۔۔ ارمینہ نے اسے ڈانٹا

چلو یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔۔۔ بریرہ نے کہا

پر کیوں؟؟ مائدہ نے پوچھا۔

اگر اسنے مجھے یہاں دیکھ لیا تو یہ جا کر ابا سے میری شکایت کر دے گا

شکایت کر کے تو بتائے اسے میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ مائدہ اٹھتے ہوئے

بولی

روکو یہی یہ ہر وقت کیا ہر کسی کو بتانے کی باتیں کرتی رہتی ہو۔
ارمینہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

پلیز چلو یہاں سے۔۔۔۔۔ بریرہ نے ان سے کہا اسے ڈر تھا کہ شیراز
دیکھ نہ لے

اچھا یہ کھانا پیک کروا لیں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے مایدہ
نے ویٹر کو آواز دی اسے کھانا پیک کرنے کو کہا

میں دیکھ کر آتی ہوں کہیں ہمارا کھانا کسی اور کے بچے ہوئے کھانے
سے چنبچ نہ کر دیں۔۔۔۔۔ سدا کی خدشات پالنے والی منال نے کہا
اس سے پہلے وہ تینوں اسے روکتیں منال ویٹر کے پیچھے ہو لی۔

ویٹر یہ کھانا آپ میرے سامنے پیک کریں۔۔۔۔ اس نے کہا

پر میں کیسے کر سکتا ہوں کچن میں جاؤں گا تو کروڑنگا۔۔۔۔

نہیں آپ میرے سامنے کریں۔۔۔۔ وہ بضد تھی

باجی آپ میری بات مان کیوں نہیں رہیں۔۔۔۔ وہ درمیانی عمر کا آدمی

تھا منال کو اسے باجی کہنے پر تو جیسے غصہ آگیا

میں تمہیں باجی لگتی ہوں تم پاگل ہو تمہاری بیٹی کی عمر کی ہوں گی

میں۔۔۔۔۔

پر میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ وہ جیسے شرما گیا

ہاں تو اگر ہو جاتی تو میرے ہی جتنی تمہاری بیٹی ہوتی۔۔۔۔۔ ابھی وہ

دونوں بحث کر ہی رہے تھے جب آہان وہاں چلا آیا

کیا بات ہے اختر۔۔۔۔۔ اسنے ویٹر سے پوچھا۔

سر یہ بی بی کہہ رہی ہیں کھانا ان کے سامنے پیک کروں۔ وہ بولا

منال نے اسے دیکھا تو ایک پل کیلئے ٹھٹھکی یہ تو کوئی بریرہ کے ناول
کا ہیرو لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ اسنے سوچا

دیکھیں مس یہ کھانا وہ کچن سے پیک کر کے لے آتا ہے

تم جاو اختر۔۔۔۔۔ اسنے اختر کو حکم دیا

رکیں اگر اس نے ہمارے بجائے کسی اور کا بچہ ہوا کھانا پیک کر دیا تو۔

وہ ایسا کیوں کرے گا۔۔۔۔۔ وہ حیران ہوا۔

کچھ بھی ہو سکتا ہے آپ مجھے کچن میں بھی جانے نہیں دے رہے کیا
آپ لوگ صفائی کا خیال نہیں رکھتے

آہان کو اسکی بات پر ہنسی آرہی تھی عجیب لڑکی تھی

مس میں فوڈ اتھارٹی سے ہوں اور یہ ریسٹورنٹ میرا ہے میں جانتا ہوں
لوگوں کی صحت کتنی ضروری ہے میں کیوں چاہوں گا کہ انکی صحت پر
اثر پڑے

اختر تم جاؤ اور انکا کھانا پیک کرو

اسکے کہنے پر منال چپ کر کے کھڑی رہی وہ بھی اسکے ساتھ کھڑا تھا پر
موبائل یوز کر رہا تھا

منال کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی

آہان کو اسکی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھیں وہ مسکرا دیا

اختر اسکا کھانا پیک کر کے لایا اور اسے دیا۔

اتنی دیر کہاں لگا دی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ آئی تو ان تینوں نے پوچھا۔

کہیں نہیں اسکے دل میں ایک عجیب سا احساس جاگا وہ خود حیران تھی۔

شیراز کاؤنٹر سے ہٹ کر دوسری طرف چلا گیا تو وہ چاروں بھی جانے کیلئے اٹھیں وہ تینوں آگے بڑھ گئی ماندہ ان کے پیچھے تھی۔ وہ اپنا بیگ چیک کرتی ریسٹورنٹ سے نکلی تھی اور ایک لڑکے کو انکی گاڑی کا لاک کھولتے دیکھ کر چونکی اور فوراً اسکے سر پر جا پہنچی۔

مسٹر یہ تم کیا کر رہے ہو؟ وہ جو اپنے دھیان میں گاڑی کا لاک کھول رہا تھا اپنے سامنے اسے دیکھ کر چونکا

دیکھائی نہیں دیتا گاڑی کا لاک کھول رہا ہوں۔

دیکھائی دیتا ہے پر کس کی اجازت سے کھول رہے ہو۔ وہ بولی

نائس جوک۔۔۔۔۔ اسنے طنز کیا

جوک؟ میں نے کب سنایا؟ اسے اسکی عقل پر شبہ ہوا۔

ابھی جب تم نے ہماری گاڑی کو اپنا کہا جبکہ شکل اور حلیے سے تو تم چور لگ رہے ہو

باری کو اسکی عقل کے ساتھ اسکی آنکھوں پر بھی شبہ ہوا جو اسکی ہینڈ سم پر سنیلٹی اور مہنگے ترین ٹوپیس کو نہیں دیکھ پائی۔

اسے ایسا کرتا دیکھ کر وہ پھر سے لاک کھولنے لگا

مسٹر میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔

یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی جب ارمینہ اسکے پاس چلی آئی۔

ماندہ یہاں کیا کر رہی ہو چلو گاڑی میں بیٹھو۔

یہ ہماری گاڑی نہیں ہے۔ اس کے کہنے پہ ماندہ نے باری کو دیکھا جو سینے پہ ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا

اور یہ سمجھ رہی تھیں کہ میں آپ کی گاڑی چرا رہا ہوں

ہاں تو اس میں میرا کیا قصور دونوں گاڑیاں سیم کلر اور سیم ماڈل کی ہیں۔

سوری مسٹر۔۔۔۔۔ ارمینہ نے اس سے غلطی کیلئے معذرت کی

خوبصورت تو تم بھی ہو ---- ارمینہ نے کہا

اور خیر جینٹل مین تو وہ تھا۔ ارمینہ کی بات پر اس نے سر کو جھٹکا

ویسے تمہیں اس سے معذرت کر لینی چاہیے تھی مائدہ۔۔۔۔۔ منال
نے اس سے کہا

کل کو اس نے اس بات کو انا کا مسئلہ بنا لیا اور تم سے بدلہ لینے کے
لیے ہوٹل پہنچ گیا اور تمہیں کڈنیپ کر لیا تو۔ منال کی بات ابھی باقی
تھی

اور پھر زبردستی نکاح ہائے کتنا رومینٹک لگ رہا ہے نا۔۔۔۔۔ منال
کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بریرہ بول پڑی

بریرہ نے اپنی بات مکمل کر کے ان تینوں کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھیں پھر ارمینہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہ اپنی منزل کی طرف رواں ہوئے۔

مائدہ کا رزلٹ آنا تھا وہ بھابھی کے طعنوں سے تنگ آگئی اس لئے اس نے سوچا رکھا تھا کہ وہ جاب کرے گی اسکی کالج کی دوست نے اپنے کزن کی اکیڈمی میں اس کے لیے بات کی تھی اور آج وہ انٹرویو کیلئے آئی تھی۔

اس نے پرنسپل آفس کا دروازہ ناک کیا اور اجازت ملنے پر اندر چلی آئی

پر سامنے اسے دیکھ کر چونک گئی تھی یہ تو وہی گاڑی والا ہے

-----باری بھی اسے پہچان گیا تھا

آپ یہاں؟ وہ حیران ہوا تھا

کیا معذرت کرنے آئی ہیں؟ اسنے پوچھا

وہ آپ سے اریشہ نے بات کی ہوگی جاب کے سلسلے میں

اوہ تو آپ۔۔ ہیں مس ملدہ

اس نے آپ کو تھوڑا لمبا کھینچا

جی سر۔

میری مجبوری نہ ہوتی تو میں اس اکیڈمی میں کبھی جاب نہ کرتی یہ بات اس نے دل میں سوچی۔

اس کی جتنی کوالیفیکیشن تھی اس کے حساب سے اتنی اچھی اکیڈمی میں اسے جاب ملنا مشکل تھا اور یہاں سیلری بھی پرکشش تھی جو وہ کسی صورت نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

صہم۔۔۔ پر آپ کو نہیں لگتا کہ آپکو پہلے مجھ سے معذرت کرنی چاہیے پھر اس جاب کے بارے میں سوچتے ہیں کہ یہ آپکو دیں کہ نہیں۔

وہ اسے دیکھ رہی تھی

پر سر وہ تو مجھ سے گاڑی کا کلر اور ماڈل سیم ہونے کی وجہ سے مغالطہ ہوا۔

نہیں سمجھ سکی۔

میں تو بیٹھا ہی تمہارے لیے ہوں کے بریرہ آئے گی اسکو ناول دوں گا
ہے نا۔ شیراز کی بات پر مائدہ کے ماتھے پر بل پڑے
پہلے تم میرے پچھلے پیسے دو۔۔۔۔۔ اسنے بریرہ کو کہا
دیکھو ابھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں جیسے ہی آئیں گے تمہیں دے
دوں گی۔ بریرہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

اور یہ جیسے ہی تمہاری کب آئے گی اتنے مہینوں سے تو آ نہیں رہی۔
وہ چڑا

تم سائیڈ پر ہو میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔ مائدہ بازو سے
اسے سائیڈ پر کرتی بولی۔

ماندہ میں اس سے بات کر رہی ہوں نا۔۔۔۔۔ وہ اسے روکتے ہوئے بولی

پر ماندہ نے کب کسی کی بات سنی تھی۔

تم اسکی بات کیوں نہیں مان رہے جب وہ کہہ رہی ہے کہ پیسے دے
دے گی تو دے دے گی۔

مانتا ہوں میں اسکا کزن ہوں مانتا ہوں یہ لائبریری میری ہے پر میرے
بھی کچھ اصول ہیں پہلے پچھلے ناولز کی پے منٹ کرے اور ویسے بھی
میں نے کوئی ٹھیکہ نہیں لے رکھا اسے ناولز مہیا کرنے کا۔ وہ جھنجھلایا۔

اسکی بات ہر وہ کھول گئی

تم اسکے کزن ہو اسلئے میں چپ ہوں ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا؟؟

تبھی مادہ چلتی ہوئی اسکے قریب آئی " بائے داوے نائس شرٹ۔۔

اچھی لگ رہی ہے نا اسکی تعریف پر ایک پل خوش ہوتے ہوئے اس
نے کالر جھاڑا۔

تبھی مادہ نے اسکی ٹیبل پر رکھا کولڈ کافی کا گگ اٹھایا اور اسکی شرٹ پر
پھینک دیا

اب بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔ مائدہ نے ایک ادا سے کہا۔

مائدہ بریرہ نے اسے بازو سے پکڑا۔

_____ تم

وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نکلو تم دونوں میری لائبریری سے اور

بریرہ تمہارا تو میں ناولز پڑھنا بند کرواتا ہوں تایا جان سے کہہ

کر۔۔۔۔۔ وہ غصے سے چلایا۔

بریرہ اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے لائبریری سے، باہر لے آئی۔

مائدہ یہ تم نے کیا کیا وہ ابا سے کہہ دے گا اور میں ناولز نہیں پڑھ سکوں گی ہائے۔۔۔ کتنے ہینڈسم ہیرو ہونگے جن کو بریرہ نہیں پڑھ سکے گی ان کے ناولز سے بھی واقف نہیں ہو سکے گی ہائے۔۔۔۔۔ وہ جیسے روہانسی ہوئی۔

خود غرض عورت میں کہتی ہوں کہیں ڈوب کے مر کیوں نہیں جاتی۔ ایک تو میں تمہارے لیے اس سے لڑ پڑی تمہیں میرا شکریہ کرنا چاہیے مگر تمہیں اپنے ہیرو کا غم کھائے جا رہا ہے یہ کہتے ہوئے وہ کنوینس کی طرف بڑھی۔ جبکہ بریرہ اس کے پیچھے مرے مرے قدموں سے ہوئی۔

میرا درد صرف ناولز پڑھنے والیاں ہی سمجھ سکتی ہیں تمہیں کیا پتہ مائدہ۔۔۔۔۔ اسنے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔۔۔

وہ روم میں کھڑی بال بنا رہی تھی جب بریرہ اندر آئی۔

کہاں جا رہی ہو ارینہ۔

جاب انٹرویو کیلئے۔

ویسے زیادہ تر باس کھڑوس ہی ہوتے ہیں پر کبھی کبھی ہینڈسم بندہ بھی مل جاتا ہے۔ اسنے اپنی طرف اے انفارمیشن دی۔

بریرہ میں جاب کیلئے جا رہی ہوں بندہ ڈھونڈنے نہیں۔

میں تو تمہیں بتا رہی ہوں کہ اکثر ناولز میں ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ وہ بولی۔

تم اور تمہارے ناولز یہ کہتے ہوئے ارمینہ روم سے باہر چلی گئی۔

ارمینہ نے جاب کیلئے اپلائی کی کیا تھا جب تک اسکا رزلٹ آوٹ ہوتا اسنے جاب کرنے کا فیصلہ کیا اور آج وہ انٹرویو کیلئے اسکے آفس آئی وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی اسے دیکھ بے ایک پل ٹھٹکی۔

براؤن آنکھیں بھورے بال جنہیں جل سے سیٹ کیا تھا سفید رنگ خوبصورت نین نقش وائٹ شرٹ پر بلیک ٹائی لگائے وہ ترکش نوجوانوں کی طرح لگتا تھا۔

پھر سنبھل کر اس کے سامنے کرسی پر جا بیٹھی۔ اسکے ڈاکومنٹس دیکھنے کے بعد اس سے ہو چھا۔

یہ جاب آپ کا شوق ہے یا ضرورت؟

ضرورت۔ وہ جانتی تھی شوق کی بنا پر جاب ملنا مشکل ہے۔

پر آپ کو دیکھ کے لگتا نہیں کہ ضرورت ہے۔

اسکا اشارہ ارمینہ کے برانڈڈ کپڑوں اور مہنگے سیل فون کی طرف تھا۔

وہ ایک پر اعتماد لڑکی تھی مگر اسکی بارعب شخصیت کا اثر تھا کہ وہ

نروس ہو رہی تھی۔

سر یہ میرے والد کا دیا ہوا ہے اور اب مجھے انڈپنڈنٹ ہونا ہے

تو اسلیئے۔۔ اسنے جواب دیا

ہمم۔۔ پر آپ کے پاس جاب ایکسپرنس بھی نہیں ہے تو آپ کو کیا لگتا ہے یہ جاب کسی ایکسپرنس لیس کو ملنی چاہیے؟

سر فرسٹ ٹائم جاب کرنے کے بعد ہی نیکسٹ ٹائم ایکسپرنس ہوتا ہے۔

اسکی بات پر حدید کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

او کے آپ جوائن کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے ارینہ کی فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

تھینک یو سو میچ سر۔ اسنے مسکراتے ہوئے کہا اور جانے لگی جب حدید نے اسے پکارا۔

مس ارینہ۔۔۔ اسکی آواز پر وہ مڑی۔

جی سر۔۔

آپ کا سیل۔ حدید نے انگلی کے اشارے سے ٹیبل پر رکھے اسکے سیل کی طرف اشارہ کیا۔

[illegible]

41

منال تم جانتی ہو جب ایسی باتیں کرتی ہو تو کیسی لگتی ہو؟

کیسی؟

زہر۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

میں تو تمہارے بھلے کیلئے کہہ رہی ہوں۔

تمہارے بھلے بھلے کم اور خوف زیادہ لگتے ہیں۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی ان کی بحث شروع ہو گئی تھی۔

ایک منٹ کیلئے تم دونوں چپ نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ ارینہ نے انہیں ڈانٹا۔

منال تمہارے بھائی کی شادی کب ہے اور کب جارہی ہو تم گھر؟

ارمینہ نے اس سے پوچھا

دیکھو ڈیٹ فکس ہونی ہے شادی سے ہفتہ پہلے جاؤنگی اور تم لوگوں نے ضرور آنا ہے۔

یہ آئیں نہ آئیں میں تو ضرور آؤں گی وہ کیا ہے نا ناولز میں اکثر شادی پر ہی ہیرو لڑکی کو دیکھتا ہے نظریں ملتی ہیں اور پھر ایک نہ ختم ہونے والی محبت کی داستان شروع ہوتی ہے۔ بریرہ شرماتے ہوئے بولی۔

اگر ایک بار پھر تم نے ناولز اور انکے ہیرو کا راگ الاپا نا تو میں تمہیں

اور اسکی بات پر وہ منہ بنا کر شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔

وہ جیسے ہی مال پہنچی بریرہ اور منال ایک طرف چلی گئی اور مائدہ اور ارمینہ دوسری طرف۔

بریرہ سب سے پہلے فوڈسٹال پر گئی بھائی ایک گول گپے کی پلیٹ دینا
ایکسٹرا مصالحہ خوب ساری مرچیں اور کھٹا پانی جو کچھ ایکسٹرا ہی کھٹا ہونا
چاہیے۔۔۔۔۔ اسنے چٹخارے لیتے ہوئے کہا۔

بابی کھٹا پانی کھٹے پانی جتنا ہی کھٹا ہوتا ہے۔ اسٹال پر کھڑے لڑکے نے

کہا دونوں نے ہی اسکی بات کو ہوا میں اڑا دیا۔

اسکی پلیٹ تیار ہوئی تو وہ کھانے لگی جبکہ منال چپ چاپ اسے دیکھ رہی تھی۔

تم بھی کھاؤ نا۔ بریرہ نے پلیٹ اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

نہیں تم کھاؤ۔۔۔۔۔ وہ بولی

بھائی یہ آپ پانی کونسا استعمال کرتے ہیں۔

باجی یہ رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ اسنے کولر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

مطلب تم لوگ منزل واٹر استعمال نہیں کرتے۔۔۔ منال کی آنکھیں
باہر کو نکل آئیں۔

آہان آج شاپنگ کرنے کیلئے نکلا تھا شاپ سے نکلتے ہوئے اسکی نظر
منال پر پڑی وہ اسے پہچان گیا اسکے پاس سے گزرتے پتہ چلا کہ آج
بھی وہ صفائی کو لے کر بحث کر رہی ہے اسکے چہرے پر مسکراہٹ
آگئی۔

اسے اس نازک لڑکی پر حیرت ہوتی تھی کیسے اسے خیال تھا بات کرتے
ہوئے اسکی نظر آہان پر پڑی تو زبان کو چپ لگ گئی

آج بھی اسے گرے ٹوپیس پہنا تھا جو اس پہ بہت بیچ رہا تھا۔ آہان

اسکے دیکھنے پر مسکرایا اور آگے بڑھ گیا۔

منال کے اچانک چپ ہونے پر بریرہ نے اسے پکارا۔

کیا ہوا؟؟؟

نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔۔ وہ بھی سنبھلی۔

منال کے کہنے پر اس نے کندھے اچکائے اور دوبارہ سے کھانے میں مصروف ہو گئی منال نے اسے تاسف سے دیکھا

تمہیں افق ارسلان کا واسطہ ہے اور مت کھاؤ وہ جو گول گپے والے

وہ افسوس کرتے ہوئے بولی۔۔

باجی افق آپ کا بھائی ہے۔

اللہ نہ کرے۔۔۔۔۔ اس کے پوچھنے پر بریرہ کے منہ سے فوراً نکلا تھا۔

بھائی آپ اس پلیٹ کے پورے پیسے لے لو ہمیں اب یہ پلیٹ نہیں
چاہیے۔۔۔۔۔ منال نے پرس سے پیسے نکالے اور اسے دیکھتے ہوئے
بولی پھر بریرہ کو کھینچتے ہوئے آگے بڑھ گئی

مائدہ اور ارمینہ پرفیوم کی شاپ پر کھڑے تھے جب وہ اندر داخل ہوا
مائدہ ایک کارنر پر کھڑی تھی جبکہ ارمینہ دوسرے حدید چلتا ہوا اسی کارنر
پر آیا جہاں ارمینہ کھڑی تھی اس نے ارمینہ کو نہیں دیکھا تھا

وہ پرفیوم چیک کرنے کے بعد مادہ کی طرف مڑی اور اسے کھڑا دیکھ کر خاموش ہو گئی اور فوراً سائیڈ سے نکلنے لگی جب حدید کی نظر اس پر پڑی۔

مس ارینہ۔

السلام علیکم سر۔ اس نے حدید کے پکارنے پر اسے سلام کیا۔

وعلیکم سلام۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا

اب وہ خاموش کھڑی تھی

حدید خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی
تھی حدید اس کی الجھن بھانپ گیا

پرفیوم کے معاملے میں آپ کی چوائس شاندار ہے اس نے ارمینہ کے
ہاتھ میں برانڈڈ پرفیوم دیکھتے ہوئے کہا۔۔

شکریہ سر۔

تبھی اسی طرف آتے منال اور بریدہ نے ارمینہ کو حدید کے ساتھ
کھڑے دیکھا

یہ ارمینہ کے ساتھ کون ہے؟

بریرہ نے منال سے پوچھا۔

مجھے کیا پتہ۔۔۔۔۔ اسے کندھے اچکائے

چلو چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جا رہی تم نے جانا ہے تو جاؤ میں مایہ کی طرف
جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ منال کہتے ہوئے ماندہ کی طرف بڑھی اور وہ
انکے پاس چلی آئی۔

السلام علیکم۔ حدید اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا جب بریرہ اس کے
سامنے آتے ہوئے سلام کرنے لگی پر اس کو دیکھتے ہی سلام کہیں رک
گیا

افتق ارسلان ---- وہ حدید کو دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے انداز میں
 بولی ارمینہ نے اس کو حدید کو ایسے دیکھتے ہوئے دیکھا تو اس کے پاؤں
 پر پاؤں مارا تب وہ ہوش میں آئی۔

افتق ارسلان کون؟ حدید نے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو ٹکلی باندھے
 دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

سر ایچولی افتق اس کا بھائی ہے جو لاپتہ ہو گیا ہے جب اسکی شکل کے
 کسی شخص کو دیکھتی ہے تو ایسے ہی ری ایکٹ کرتی ہے۔

ارمینہ کے افتق کو اسکا بھائی کہنے پر بریرہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا

بریرہ یہ میرے باس ہیں۔۔۔۔۔ ارمینہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ تو
 اس نے حدید کو مسکرا کر دیکھا

اوہ آئی ایم سوری۔۔۔

میں بھی آپ کے بھائی کی طرح ہوں آپ مجھے بھی اپنا بھائی کہہ سکتی
ہیں

بھلے ہی لوگ مجھے سنگسار کر دیں پر اتنے ہینڈ سم بندے کو میں بھائی
نہیں کہوں گی۔

بریرہ نے حدید کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ حدید کی بات پر اسکے دل پر
آرے چلے تھے پھر بھی وہ جبراً مسکرائی تھی۔

اوکے مس ارمینہ آئی ہیو ٹو گو ناؤ۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وہ

اس وقت ارمینہ چپ رہی لیکن ہاسٹل آکر اسے خوب سنائی تھیں۔

تم نے بتایا نہیں کے تمہارا باس ناولز کے ہیرو جیسا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ بھی کہاں اسکی پرواہ کرنے والی تھی۔

بریرہ جو آج تم نے اپنا چھپچھور پن دکھایا ہے نا حد ہو گئی

وہ چھپچھور پن نہیں تھا۔

اچھا۔۔۔ تو پھر کیا تھا وہ۔۔۔۔۔ ارینہ نے چڑتے ہوئے کہا

وہ تم نہیں سمجھو گی تم ناولز جو نہیں پڑھتی۔ وہ بولی

میں نا ہی سمجھوں تو بہتر ہے۔ ارینہ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

ویسے بریرہ ایک بات تو بتاؤ تم کیسا لائف پارٹنر چاہتی ہو

مائدہ نے اس سے پوچھا۔

میں۔۔۔ وہ سوچ میں پڑ گئی۔

ابھی بتانا ہے سال نہیں لگانے سوچنے میں۔

مائدہ نے اسے کافی دیر سوچنے میں مصروف دیکھا تو بولی۔۔

تم رہنے دو بریرہ منال تم بتاؤ۔

اسنے منال سے کہا۔۔

نہیں رکو نا میں بتا رہی ہوں۔

میں چاہتی ہوں لڑکا ایسا ہو جو عمر جہانگیر کی طرح مجھے سمجھے ، جہان

سکندر کی طرح مجھے سپورٹ کرے، سالار سکندر کی طرح مجھ سے

محبت کرے اور قلب مومن جیسا ہینڈسم ہو۔

مطلب تم نے کنوارہ ہی اس دنیا سے رخصت ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مادہ نے طنز کیا۔

کیوں ایسا کیوں کہہ رہی ہو تم۔

کیونکہ یہ ساری کوالٹیز جو تم گنوا رہی ہو یہ کسی ایک بندے میں تو ہونے سے رہی۔

امید میری بہن امید۔ امید بھی تو کسی چیز کا نام ہے تو بس پھر میں بھی اسی امید پہ جی رہی ہوں کہ ایک دن یہ امید مجھے ایسے بندے سے ملوادے گی۔ وہ جیسے تصور میں کھوتے ہوئے بولی

اوو مس امید واپس آجاؤ اپنی دنیا سے۔ ارینہ نے اس سے کہا

منال تم بتاؤ۔

لڑکا ایسا ہو جو صفائی کا خیال رکھے۔۔۔۔۔ وہ بولی۔

تمہارا مطلب جھاڑو لگائے برتن دھوئے کپڑے دھوئے اور گھر کے
جالے صاف کرے۔ بریرہ نے اسکا مذاق اڑاتے ہوئے قہقہہ لگایا۔

ان کے گھورنے پر وہ خاموش ہوئی

ارینہ تم بتاؤ

ہی شڈ بی لائک ہی مین۔ وہ بولی

ہاں تو لڑکا ہوگا تو ہی ہوگا ناشی تھوڑی ہوگا۔ بریرہ نے ایک بار پھر
لقمہ دیا۔ پر پھر انکے گھورنے پر خاموش ہو گئی۔

تم بتاؤ مائدہ ارمینہ نے کہا۔
اسے سب سے الگ ہونا چاہیے۔

تمہارا مطلب وہ میک اپ کرتا ہو اور لڑکیوں کے کپڑے پہنتا ہو۔

اب بریرہ نے اور زوردار قہقہہ لگایا۔

مائدہ نے کہا۔

اگر میں تمہیں کہیں بھیجوں تو کیا تم جاؤ گی

کہاں؟

بھاڑ میں۔۔ یہ کہتے ہوئے مادہ نے بیڈ پر رکھا کیشن اسے دے مارا۔

جبکہ ارمنہ اور منال کھلکھلا کر ہنس پڑی اور وہ منہ بسور کر بیٹھ

گی

بریرہ بیڈ پر بیٹھی قراقرم کا تاج محل پڑھ رہی تھی جب اسے منال کی
کھوئی کھوئی آواز آئی۔

بریرہ کیا تمہارے ناولز کے ہیرو بھی ٹوپیس میں اتنے ہینڈسم لگتے ہیں
_____ جتنا وہ

کون؟؟ منال نے اسے کوئی جواب نہیں دیا

منال۔ بریرہ نے اسے پکارا

آں۔ ہاں۔۔ وہ گڑبڑائی

میں نے پوچھا کون ہینڈ سم لگتا ہے۔

کوئی بھی تو نہیں۔۔۔۔۔۔ اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

عجیب ہو خود ہی سوال کرتی ہو خود ہی کہتی ہو کچھ نہیں

وہ پھر سے ناول پڑھنے میں مصروف ہو گئی

نہ جانے کیوں وہ منال کے خیالوں میں آنے لگا تھا۔

وہ اسکے بارے میں سوچنے لگی تھی آنکھوں کے پردوں میں اسکا مسکراتا

چہرہ جگمگانے لگا تھا اسکی یاد سی آنے لگی تھی۔

دل کی کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی جو وہ خود نہیں سمجھ پارہی تھی۔ پر
یہ سب ہونے لگا تھا

آہان۔۔۔۔۔ وہ جو ہال میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اسے
بھا بھی نے پکارا۔

جی بھا بھی۔ آہان نے نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
لڑکی بہت ہی معصوم ہے سچ میں۔ آجکل اسکے رشتے کی بات چل رہی
تھی وہ خوش ہوتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

معصوم تو وہ بھی بہت ہے آنکھوں میں کسی کا چہرہ آن سمایا اسنے سوچا۔

مجھے بہت پسند ہے تم ایک بار لڑکی کی تصویر تو دیکھ لیتے۔ بھابھی نے اسے کیا تھا۔

امی اور آپکی پسند ہے تو اچھی ہی ہوگی۔ یہ کہتے ہوئے دل نے ایک بار پھر اسکو سوچا تھا

وہ ماں کی بات نہیں ٹال سکتا تھا پر۔ نا جانے کیوں اسکا چہرہ آنکھوں میں بس گیا تھا دل اسکو دیکھنے کی ضد کرنے لگا تھا اک یاد کی طرح وہ یاد رہنے لگی تھی اسکا عجیب سا حال ہونے لگا تھا آجکل پر یہ سب ہو رہا تھا۔

ارمینہ کو ایک دن کیلئے آؤٹ آف سٹی جانا تھا اسکی کزن کی ہینگمنٹ تھی۔

مے آئی کم ان سر۔۔ ارمینہ نے اس سے اجازت مانگی۔

یس اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوئی۔

آج حدید نے گرے شرٹ کے ساتھ گرے واسکٹ پہنی ہوئی تھی
شرٹ کے بازو فولڈڈ تھی وہ ڈائری پر کچھ لکھ رہا تھا

اسے دیکھ کر ارمینہ کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی تھی

اسکی خوبصورت براؤن آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

مس ارمینہ آپ وہاں کیوں رکی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ اس نے لکھتے لکھتے
نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا

وہ دروازے کے ساتھ ہی کھڑی تھی اسکے کہنے پر سنبھلی۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی۔ وہ اکیچولی سر مجھے ایک دن
کی لیو چاہیے تھی۔۔

فار واٹ؟؟ اسنے حیرانی سے پوچھا تھا

سر مجھے ایک دن کیلئے آؤٹ آف سٹی جانا ہے میں نے اپنا اس دن کا
کام بھی کمپلیٹ کر لیا ہے اور یہ رہی فائل۔ اس نے فائل اس کے
سامنے کی ایسا کرنے پر وہ مسکرایا تھا

اوکے۔۔ آپ اپنی لیو دے دیجئے گا

اور سر یہ فائل۔۔۔۔۔ حدید نے فائل اس سے نہیں لی تھی

اٹس اوکے مس ارمینہ میں جانتا ہوں آپ نے کام مکمل کر لیا ہوگا اس
نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فائل لی تھی۔

تھینک یو سو مچ سر۔ اس کے چہرے پر خوشی تھی۔۔۔۔۔ حسین تو
وہ پہلے بھی تھی مگر اس طرح مسکراتے ہوئے کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی
تھی۔

حدید نے فوراً نظریں چرائیں تھیں۔

اسکے آفس سے چلے جانے کے بعد حدید نے ریلیکس ہو کر چیئر سے ٹیک لگائی تصور میں اسکا مسکراتا ہوا چہرہ تھا دل اسکے لئے دھڑکنے لگا تھا آنکھیں اسکے خواب دیکھنے لگی تھی اسکی زندگی میں اچانک سے ہلچل مچ گئی تھی اسکی جھیل سی آنکھیں حدید کو اپنی طرف کھینچتی تھی کس پل کس لمحے وہ اسکی زلفوں کا اسیر ہوا اسے خبر ہی نہیں ---

خبر تھی تو بس اتنی دل اسکے نام ہو چلا ہے اسے سوچتے ہوئے مسلسل اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی

وہ اپنی کلاس میں کھڑی پڑھا رہی تھی جب باری اکیڈمی کا راؤنڈ لیتا ہوا اسکی کلاس میں آیا۔

مس ماڈہ۔ کیا پڑھا رہی ہیں آپ؟

وہ جو بلیک بورڈ پر سوال لکھ رہی تھی اسکے پوچھنے پر مڑی۔

دیکھائی نہیں دیتا۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔

کیا کہا آپ نے؟؟ باری بے اس اے پوچھا۔

جی سر میتھس۔

کیا آپ کے میتھس میں ٹو پلس ٹو فائف ہوتا ہے کیا؟ باری نے

مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

مائدہ نے مڑ کر بلیک بورڈ کو دیکھا جب وہ آیا تو وہ دوسرا سوال لکھ رہی

تھی پہلے سوال سے کچھ فاصلے پر پانچ لکھا تھا کوئی بھی دیکھ کر کہہ سکتا

تھا کہ یہ دوسرا سوال ہے وہ اسے تنگ کر رہا تھا مائدہ نے اسے دیکھا۔

گڈ گڈ کیری ان ----- وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا۔

جب پتا تھا تو پوچھنے کی کیا تک تھی ایک نمبر کا چھپچھورا ہے-----

اسنے باری کو لقب سے نوازا

منال اپنے گھر جانے کیلئے پیکینگ کر رہی تھی بریرہ اور مائدہ بیٹھی اسے

دیکھ رہی تھیں

وہ گھر پہنچی تھی کہ ایک خبر اسکے انتظار میں تھی اسکا رشتہ طے کر دیا گیا تھا اور اسکے بھائی کی مہندی والے دن اسکا نکاح تھا منال کو تو کچھ سمجھ ہی نہ آیا جب سے اسے یہ خبر ملی تھی وہ کمرے میں بند روئے جا رہی تھی۔ آنکھوں میں کسی کا عکس تھا سوچوں میں جو تھا پر اب وہ کہیں نہیں ہو گا وہ کیسے بھول پائے گی اسے کیسے؟ یہ سوچ آتے ہی اسے اداسی نے گھیر لیا

۔ اس نے ارمینہ کو کال کی میں مرنے والی ہوں ارمینہ۔۔

. واٹ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔۔ وہ شاکد تھی

ہاں جو خبر مجھے گھر آکر ملی ہے اس سے میرے دل کی دھڑکن بڑھ

گی ہے اور بیلنس نہیں ہو پارہی دیکھنا کچھ ہو جائے گا

کیا کہہ رہی ہو منال کیا ہوا ہے ؟ وہ پریشان ہوئی -

میرا نکاح ہے بھائی کی مہندی والے دن----- وہ روہانسی ہوئی -

یہ تو گڈ نیوز ہے منال--- ارینہ کو خوشی ہوئی تھی۔

اگر وہ لڑکا سڑیل ہوا اسے مجھ سے محبت نا ہوئی وہ ڈانٹنے والا ہوا اور

اگر ہاتھ اٹھاتا ہو تو---- وہ اپنے خدشات بتانے لگی

کم آن منال وہ تمہارے ماں باپ ہیں انہوں نے بہت سوچ سمجھ کر

فیصلہ کیا ہو گا - ارینہ نے اسے سمجھایا

مجھے کچھ نہیں بتایا انہوں نے نا تصویر دیکھی ہے - -

- اچھا پریشان نا ہو اللہ بہتر کرے گا --- ارینہ نے اسے تسلی دی

ہاں اگر میں نکاح ہونے تک زندہ رہی تو ----

وہ پھر سے رونے لگی

فضول باتیں کرنا کوئی تم سے سیکھے میں آنٹی کو فون کرتی ہوں اوکے
مبارک باد دیتی ہوں تم اپنے فضول خدشات دل سے نکال دو ----

اسنے سمجھانے کے بعد کال کاٹ دی

بریرہ کو پتہ چلا تو اسے شک لگا۔

یہ زبردستی کا نکاح ہے ہمیں پتہ کرنا پڑے گا کہ لڑکے کی مرضی
ہے یا نہیں کہیں وہ دباؤ میں آکر شادی نا کر رہا ہو اور اسکا خمیازہ
منال کو بھگتنا پڑے۔

بریرہ پلیز چپ ہو جاؤ یہ حقیقت ہے کوئی ناول نہیں ہمارے معاشرے
میں زیادہ تر شادیاں والدین کی مرضی سے ہوتی ہیں اور لوگ بھی ہنسی
خوشی زندگی گزارتے ہیں۔ ارینہ نے اسے ڈپٹا تھا

پر ناولز میں بھی کہیں نا کہیں سچائی ہوتی ہے۔ اسنے دفاع کیا

نکاح والے دن منال نے پنک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی نکاح سے -

آئے ہائے میری بنو کتنی حسین لگ رہی ہے آج۔۔۔۔۔
 بریرہ نے اسے چھیرا تھا اور وہ مسکرا دی

ویسے دولہا بھائی بھی کچھ کم نہیں ہیں۔۔۔۔۔

مائدہ نے لقمہ دیا

سچ منال بہت سوفٹلی بات کرتے ہیں بہت ڈیسنٹ ہیں۔۔۔۔۔
 تب آپنی نے آکر بتایا کہ دولہا اس سے ملنا چاہتا ہے

آئے ہائے۔۔۔۔۔

بریرہ شوخ ہوئی۔ اور وہ تینوں جانے لگیں۔

تم تینوں کہاں جا رہی ہو یہی رکو پلیز

ہاں اور ہم کباب میں ہڈی اسیلے ہم جارہے ہیں باہر۔ یہ کہتے ہوئے وہ تینوں باہر چلی گئیں اور وہ گھبرا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا آنے والے کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی بلیک تھری پیس میں وہ شاندار لگ۔

آپ"۔۔۔۔۔۔ اس کے منہ سے صرف اتنا نکلا۔۔۔۔۔۔"

السلام و علیکم ---- وہ اسکے حیران ہونے پر مخطوظ ہوا۔

مابدولت کو آہان کہتے ہیں۔۔۔۔۔ اسنے اپنا تعارف کرایا۔

وہ اسے دیکھے جا رہی تھی۔

- آپ نے مجھے پہچان لیا۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا

اور وہ کہہ نہ سکی کہ وہ اس چہرے کو یاد رکھے ہوئے تھی وہ بھولی ہی کب تھی اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا اسکے سامنے ٹھہر گیا۔ منال کیا آپ کو دوسری نظر کی محبت پر یقین ہے؟ پہلی نظر تو اسنے سنا تھا دوسری نظر پہلی بار سن رہی تھی۔ اسکے خاموش رہنے پر وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

پہلی نظر میں آپ مجھے اچھی لگی تھیں پر دوسری نظر کے بعد میں آپ کو سوچنے لگا۔ اور جانتی ہیں جب کوئی آپکی سوچوں میں شامل ہو جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ منال نے نفی میں سر ہلایا۔

پھر اس شخص کا آپ کے دل اور ذہن پر قبضہ ہو جاتا ہے چاہتے ہوئے بھی اسی کا خیال ناچاہتے ہو بھی اسی کا خیال کچھ دن پہلے تک

میں نہیں جانتا تھا کہ جس لڑکی سے میرا نکاح ہو رہا ہے وہ آپ ہیں
 پر جب میں نے آپکی تصویر دیکھی تو سوچا کہ کیا دل کی چاہتیں اس
 طرح بھی پوری ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ کیا بول رہا تھا منال حیران تھی
 یہ سب تو جیسے اس کے دل کی بات تھی جسے وہ بیان کر رہا تھا
 مجھے یاد ہے مال والے دن آپ نے وائٹ کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا
 جس پر پنک کلر کی ایمبرائیڈری تھی سفید ڈوپٹے کے ہالے میں آپکا
 معصوم چہرہ مجھے لگا اگر کچھ دیر میں اور ٹھہرا تو میرا دل بے قابو ہو
 جائے گا۔۔۔۔۔۔

اور منال سوچ رہی تھی کہ اسے اسکے ڈریس کی ایمبرائیڈری کا کلر بھی
 یاد تھا ۔

تبھی آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی اور دل کی دھڑکنوں نے شور مچانا شروع
 کر دیا میں خود کو سنبھالتا آپ کو مسکرا کر دیکھتا اس حسین منظر سے
 ہٹ گیا وہ اس کو دیکھ رہا تھا اور منال اس کو -کچھ دیر دونوں کے
 درمیان خاموشی رہی پر آنکھیں بول رہی تھی

اور جو بات ان کے لب نہیں کہہ رہے تھے وہ کان سن رہے تھے بن
کہے ہی سب کہہ دیا تھا دونوں نے - تبھی آہان اسکو دیکھتا ہوا مسکرا
دیا ----

آپ ٹھیک ہیں منال ---- اس کے پوچھنے پر حیا سے وہ نظریں جھکا گئی
چہرے پر ایک شرمیلی مسکان تھی اور سر اثبات میں ہلا دیا ----
پھر خاموشی ان کے درمیان آگئی کافی دیر گزر جانے کے بعد بھی وہ -
نا بولا تو منال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اسے اپنی جانب اشتیاق

چاہت کا احساس -

ان کہے الفاظ جذبات کا سمندر

منال کا عکس

۔۔ اور اور عزت

اسکی آنکھوں میں منال کے لیے عزت تھی وہ اپنے پینٹ کی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھ رہا تھا اب ان کو بھی اسکی آنکھوں میں اپنا
۔ عکس نظر آرہا تھا اسکے دیکھنے پر وہ مسکرایا

اب اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ ۔۔۔۔

اسکو الوداع کہتا وہ کمرے سے باہر چلا

آیا ۔

وہ اسکو اب اپنا خیال رکھنے کا کہہ گیا تھا وہ اس کے ساتھ جڑ چکی تھی و
اسکی بیوی تھی تو وہ کیوں نہ اسے خیال رکھنے کا کہتا وہ کیوں نہ اسکی
پرواہ کرتا اور منال کا دل اسکے لفظوں اور لہجے کے ٹھہراؤ پر ایمان لے
آیا تھا ۔

عورت کے لیے سب سے زیادہ معنی عزت رکھتی ہے عورت چاہتی

ھے کہ مرد کی نگاہ میں اسکے لیے محبت ہونا ہو عزت ضرور ہو۔ اور جب کسی عورت کا شوہر اسے محبت کے ساتھ عزت دیتا ھے تو وہ عورت معتبر ہو جاتی ھے۔ اور آج آہان کی آنکھوں میں اسکے لیے محبت اور عزت دونوں تھی وہ اسکا شوہر اسے محبت کے ساتھ عزت کا بھی احساس دلا گیا تھا۔ اسکے دل کے سارے خدشات اسکی آنکھوں میں دیکھ کر جیسے بہہ گئے تھے ایک طمانیت بھرا احساس تھا جو اسکو محسوس ہوا اور وہ دھیما سا مسکرا دی۔ منال کی رخصتی پڑھائی ختم ہونے کے بعد طے ہوئی وہ ہاسٹل واپس آئی تو سب نے اسے مبارک باد دی تھی منال اب تم ہم سب سے سینئر ہو۔ بریرہ نے کہا۔

وہ کیسے ؟

دیکھو ہم تینوں کی منگنی بھی نہیں اور تمہارا ڈائریکٹ نکاح ہو گیا اس لیے

کیا بات؟ ارمینہ بولی

۔ کیوں؟ مادہ نے پوچھا

تمہیں یہی غم کھا جائے گا بریرہ --- ماءیدہ نے طنز کیا

کبھی تو وہ سامنے آئے گا جسے دیکھ کر دل کی دھڑکن بڑھ

جائے۔۔۔۔۔ اسنے ماعیدہ کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے اک ادا سے شعر پڑھا تھا۔

وہ سوچنے لگی کیا کہے۔ بس اللہ کرے یہ سب ہو جائے آمین۔۔۔۔۔
 اسے کچھ اور سمجھ نہ آیا تو آخر میں یہ کہہ کر اسنے دونوں ہاتھ اپنے
 منہ پر پھیرے۔ اسکی دعاؤں پر وہ تینوں ہنس دیں

ارمینہ اپنے کین میں بیٹھی تھی جب حدید اندر آیا۔ وہ اسے دیکھ کر
 کھڑی ہو گئی

بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ حدید نے اس کو کھڑا دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔
 میری میٹنگ کی فائل آپ کے پاس ہو گی۔

- جی سر

___ آپ مجھے دے دیں

سر آپ مجھے کہہ دیتے میں خود لے کر آ جاتی آپ کے کین میں۔

کیوں آپکو میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا۔ اس نے پوچھا
 نہیں سر ایسی بات نہیں وہ تو میں ایسے ہی کہہ رہی تھی۔ یہ کہتے ہو
 ئے وہ فاءیل ڈھونڈنے لگی

کمرے میں اسکے کلون کی سحر انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی جو اسکے
 حواسوں پر چھانے لگی حدید اسے دیکھ رہا تھا وہ بلیک پرنٹڈ سوٹ میں
 گلے میں ڈوپٹہ ڈالے بالوں کو صاف باندھے ہوئے تھی کچھ آوارہ لٹیں
 بار بار اسکے چہرے پر آرہی تھیں جنہیں وہ انگلیوں سے بار بار کان کے
 پیچھے اڑتی

وہ کتنی حسین لگ رہی تھی یہ صرف وہ یا اسکا دل جانتا تھا حدید اسے
 دیکھے گیا اس کی آنکھیں بار بار اسکو دیکھنا چاہتی تھیں وہ بہت سمجھاتا
 تھا خود کو پر حدید کا اپنی آنکھوں پر بس نہیں چلتا تھا ارمینہ کو پتہ نہیں

کیا ہو جاتا تھا کہ حدید جب بھی آس پاس ہوتا اسکی دھڑکنیں منتشر ہو جاتیں آج کل تو حدید کی نگاہیں بھی بہت کچھ کہنے لگی تھیں اسنے فائل . ڈھونڈ کر نکالی اور اسکو دی

سر یہ آپ کی فائل -----ارمینہ کے کہنے پر وہ فوراً سنبھلا تھا
تھینکیو۔ یہ کہتے ہوئے وہ باہر چلا گیا جبکہ ارمینہ اپنی سیٹ

پر بیٹھی اور اپنی غیر ہوتی حالت کو ٹھیک کرنے لگی اور وہ اپنے کیمین میں آکر ٹہلنے لگا وہ اسے ڈسٹرب کر گئی تھی اس کے خوابوں میں آنے لگی اسکی نیندیں کھونے لگی اسکا چین اسکا سکون جیسے وہ چھن گیا ہو دل میں عجیب سی بے چینی اور بے سکونی تھی دل کو قرار بھی صرف اسے دیکھ کر ملتا تھا حدید جو ایک بزنس مین شخص تھا ایک اور ایک گیارہ کرنے والا وہ اسے کس راستے پر لے آئی تھی۔

ارمینہ آپ نے مجھ پر کیا کر دیا ہے؟ کیسا سحر پھونکا ہے جو آپ سے غافل ہی نہیں ہونے دیتا۔-----

جذبات کر رہی ہو مطلب؟؟ ارمینہ نے پوچھا۔

اپنے جذبات تم اپنے پاس ہی رکھو۔۔۔ مادہ چڑی تھی
- تم ناولز نہ پڑھنے والیوں تمہیں کیا پتہ جذبات کیا ہوتے ہیں

تمہیں کیا پتہ ہیرو کیا ہوتے ہیں

تمہیں کیا پتا ہینڈ سم ہونا کسے کہتے ہیں

تمہیں کیا پتہ جب ہیرو گاڑی میں سے نکل کر اپنی بلیک گلاسز اتارتا
ہے تو کیا ہوتا ہی - وہ جیسے کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

اس سے سامنا نا ہو پر کسی نے شدت اسکو دیکھنے کی دعا مانگی تھی وہ لوگ ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب آہان داخل ہوا اس کی نظر ان کی ٹیبل پر پڑی۔ آج اسکے دل نے اسے دیکھنے کی دعا مانگی تھی اور آج ہی پوری ہو گئی منال گلابی رنگ کے سوٹ میں سر پر دوپٹہ اوڑھے باتوں میں مصروف تھی وہ اسے دیکھ کر کھل اٹھا آہان

چلتا ہوا ان کی ٹیبل پر آیا

السلام و علیکم۔۔۔۔۔ اسنے آچانک جا کر سلام کیا تو منال کے ہاتھ سے گبھراہٹ میں چیچ چھوٹ کر گرا آہان نے اپنی مسکراہٹ دبائی وہ نظریں جھکا گیا۔ وعلیکم السلام دولہا بھائی۔۔۔۔۔ بریرہ نے چہک کر کہا

کیسی ہیں آپ سب وہ مسکراتے

ہوئے بولا

ہم سب تو ٹھیک ہیں منال کا پتہ نہیں ----- بریرہ شوخ
ہوئی-----

اسکی بات پر آہان نے قہقہہ لگایا

آپ کیسی ہیں ---- منال اسکے پوچھنے پر گبھرائی - ٹھیک ہوں -
اس کی مری مری آواز نکلی تھی اور وہ اسکی گبھراہٹ بھانپ گیا اس
کے وہاں کھڑے ہونے پر وہ نروس ہو رہی تھی۔

چلیں میں چلتا ہوں اب---- وہ بولا اختر پھر اسنے ویٹر کو آواز دی
- جی سر

انکا کھانا پیک کر دیجئے گا -

جی سر وہ جانے لگا۔

اور رکیں ان کے سامنے ہی پیک کیجیئے گا۔۔۔۔۔ وہ منال کو دیکھ رہا تھا اسکی بات پر منال نے اسے دیکھا آہان کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ اسکی آنکھوں میں شوخی تھی منال زیادہ دیر اسکی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور نظریں جھکا گئی جبکہ آہان مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا تینوں اپنی باتوں میں مصروف تھیں کوئی ان دونوں کی طرف متوجہ

نہیں تھا منال آہان کے چلے جانے کے بعد مسکرا رہی تھی جب بریرہ نے اسے دیکھا اور ماندہ کو کہنی ماری ماندہ کے دیکھنے پر اسنے آنکھوں کے اشارے سے منال کو دیکھنے کو

کوئی بہت مسکرا رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔ مائدہ نے اسے چھیڑا تھا۔ منال نے حیرانی سے دونوں کو دیکھا

ماندہ جیسے ہی باہر نکلی ایک گاڑی اس کے سامنے آکر رکی گاڑی کا دروازہ کھلا اور کوئی بابر نکلا آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے تھری پیس پہنے وہ وجہیہ لگ رہا تھا اسکو دیکھ کر ایک پل کے لیے ماندہ تھم سی گئی

اور وہ جو اسکو دیکھے جا رہی تھی فوراً سنبھلی۔ آج تو آپ نے دیکھ لیا کہ میں اپنی گاڑی سے ہی اترا ہوں۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں شرارت تھی

پر وہ کچھ نہیں بولی باری کو حیرانی ہوئی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسنے نظریں جھکا دیں۔ ایک پل لگا تھا اور ایک لمحہ میں سب بدل گیا باری کے دل کے جہاں میں اتھل پتھل مچ گئی اسکی آنکھیں اٹھی ہوئی تھیں تو ٹھیک تھا پر اسکی آنکھوں کا اٹھ کر جھکنا باری کی دنیا میں ہلچل مچا گیا اور ماندہ اپنی - دھڑکنوں کے شور کو سن رہی تھی اچانک کیا ہوا تھا اسے وہ خود حیران تھی خاموش کھڑی تھی باری بھی - خاموش کھڑا تھا پر یہ خاموشی شور مچا رہی تھی شاید لفظوں کا شور

خاموش چاہت کا شور - تبھی کسی نے اپنی گاڑی کا ہارن بجایا تھا - وہ دونوں جیسے ہوش میں آئے تھے مائدہ نے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا باری بھی تو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ فوراً آگے بڑھ گئی باری اسکو جاتے ہوئے دیکھنے لگا گھر آکر باری سوچنے لگا کہ یہ کیا ہوا تھا وقت جیسے تھم سا گیا بس اسے مائدہ اسے دیکھنا اور آنکھیں جھکانا یاد رہا تھا دل ہمک ہمک کر - اسکا نام لے رہا تھا

مس مائدہ آپ مانگنے والی تو نہیں پر چھیننے والی ضرور ہیں اور چھیننا بھی تو کیا میرا دل - - - - وہ سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

سارا راستہ وہ کھوئی کھوئی رہی ہو سٹل آکر وہ سونے کی کوشش کرنے لگی پر نیند نہیں آ رہی تھی بار بار اس کا چہرہ سامنے آجاتا کل تک وہ جو بریرہ کی باتوں کو بکواس کہتی تھی آج اسکے ساتھ ویسا ہو گیا تھا پہلے تو وہ گجھرای پر پھر اسنے دل کو اس ڈر سے آزاد کر دیا محبت جو ہو چلی تھی آ

آپ تو واقعی چور ہیں اور چرایا بھی تو کیا میرا دل ----- سوچتے
 ہوئے اس کے چہرے پر شوخ مسکراہٹ تھی

اگلے دن وہ اکیڈمی گئی مائدہ اس کا سامنا کرنے سے کتر رہی تھی باری
 آج اکیڈمی نہیں آیا تھا ہو سئل سے نکلتے وقت سارا راستہ یہی سوچتی
 رہی کہ وہ باری کا سامنا کیسے کرے گی پر جب یہاں آکر معلوم ہوا کہ
 وہ آیا ہی نہیں تو دل جیسے بجھ سا گیا

سارا وقت ہی وہ اس کے بارے میں سوچتی رہی۔ وہ گم سم بیٹھی تھی
 جب بریرہ

نے اس سے وجہ پوچھی۔

مائدہ تم اداس لگ رہی ہو کیا بات ہے ؟

وہ نہیں آیا آج----- وہ بے دھیانی میں بول گئی۔ کون ؟ منال نے

اس سے پوچھا جبکہ بریرہ کو تو شک لگا تھا کہ وہ کچھ ایسا بول گئی ہے۔

ایک منٹ مجھے پوچھنے دو اسے

- بریرہ نے اسے روکا

- ادھر دیکھو تم ذرا۔۔۔۔۔ اسنے ماںہ کا چہرہ اپنی طرف کیا

تمہاری آنکھوں میں کچھ ہے وہ اسکی آنکھیں دیکھ رہی تھی۔

کیا کوئی کچرا چلا گیا۔۔۔۔۔ ارینہ نے پوچھا۔

کچرا نہیں کچھ اور ہے ہائے مجھے کچھ ہو رہا ہے بریرہ نے دل پر ہاتھ

رکتے ہوئے کہا جبکہ ماںہ اپنی نظریں

جھکا گئی

. اور کہو میری باتوں کو بکواس۔ اب دیکھو۔ اسنے ماںہ کو چڑایا

ہوا کیا ہے ہمیں بھی تو بتاؤ۔۔۔۔ منال نے کہا۔

تم بتا رہی ہو یا میں بتاؤں

- بریرہ نے مادہ سے پوچھا وہ چپ سر جھکائے بیٹھی رہی

بول بھی دو اب۔۔۔۔۔ ارینہ نے اسے جھڑکا

اسے محبت ہو گئی ہے۔

کیا؟؟؟؟ ارینہ اور منال نے ایک ساتھ کہا۔

پر تمہیں کیسے پتا جب اسنے کچھ کہا ہی نہیں۔ ارینہ بولی۔

ایکسپیرینس - ناول پڑھ پڑھ کر اتنا تو جان گئی ہوں کہ محبت میں کیسا

ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بریرہ نے جتایا۔ اس کی آنکھوں کو دیکھو

خو مخواہ چرا رہی ہے کیوں

تاکہ کسی کو کچھ پتا نہ چل

جائے اور چپ تو ایسی ہوئی

بیٹھی ہے جیسے گونگی ہو۔ میں

تو حیران ہوں یہ ہوا کیسے وہ

سوچتے ہوئے بولی۔

مائدہ کیا بریرہ صحیح کہہ رہی ہے؟ منال نے پوچھا۔ تو اسنے انکو دیکھتے

- ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا

چلو ایک کا نکاح ہو گیا ہے ایک کو محبت ہو گئی تمہارے بھی چانسز
لگ رہے ہیں کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔ اسنے ارمینہ کو دیکھتے ہوئے
کہا۔

اب بچی میں میرے بارے میں کون سوچے گا۔۔۔ بریرہ نے آہ
- بھرتے ہوئے کہا

سوچتے ہیں کچھ منال تمہارا دیور ہے نا؟

ارمینہ نے اس سے پوچھا۔

ہاں۔ کیا تم مجھے اسکی دیورانی بنانے کا سوچ رہی ہو۔۔۔۔ وہ شرماتے
. ہوئے بولی

پر پہلے اسکی بیوی سے پوچھنا پڑے گا۔

. کیا مطلب ؟ بریرہ نے پوچھا

کیونکہ وہ شادی شدہ اور بال بچوں والا ہے۔۔۔۔۔ اسکی بات پر ارمینہ
اور ماندہ نے زور دار قہقہہ لگایا۔

ڈوب مرو تم سب اسنے خفگی سے کہا تھا

بریرہ اپنے گاؤں آئی تو شیراز نے اسے گھیر لیا۔ مجھے میرے پیسے دو آج
میں اپنا حساب برابر کر کے جاؤں گا۔

دیکھو شیراز اگر میرے پاس پیسے ہوتے تو میں تمہیں دے نہ دیتی۔

پیسے تو تمہارے پاس ہیں پر تم مجھے دے نہیں رہی۔

شیراز ہم کزنز ہیں کیا کزنز کو ایسا لین دین زیب دیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ
جیسے اسے منا ربی تھی

ہا ہا کیا بات کی ہے۔ وہ طنزاً ہنسا تھا اور ہنستے ہو اس کے گال کا گڑھا

واضح ہوا تھا بریرہ کو فوراً عباد یاد آیا

شیراز یہ یہ تمہیں ڈمپل ہے کیا۔۔۔۔۔ وہ بے دھیانی میں اسکے گال
 کی طرف اشارہ کرتی ایک قدم آگے بڑھی تھی۔
 کیا ہے آگے کیوں ہو رہی ہو وہ فوراً پیچھے ہٹا۔
 وہ تمہیں ڈمپل ہے۔

ہاں۔

تم نے مجھے بتایا نہیں۔

اس میں بتانے والی کیا بات ہے اور میں تمہیں کیوں بتاؤں گا۔ اسنے
 حیرانی سے کہا

اسے بھی ڈمپل تھا۔ وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

کسے؟ اس نے ابرو اچکائے پوچھا۔

عباد کو

میرے سامنے غیر مرد کا نام لیتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی۔ اس
نے ڈانٹا

- وہ غیر تھوڑی ہے - پھر - وہ تو ناول کا ہیرو ہے

یہ لڑکی - اسنے سوچا
اور تمہیں بھی ویسے ہی۔۔

اور یہ کہتے ہوئے وہ نظریں جھکا گئی شیراز کو اسکے ایسے نظریں جھکانے
پر حیرت ہوئی۔

بریرہ اسنے دانت پیتے ہوئے کہا۔

. جی وہ ابھی نظریں جھکا شرما رہی تھی

پہلے مجھے شک تھا اب یقین ہو گیا

.تم یہاں رہنے کے قابل نہیں ہو

پھر کہاں رہنے کے قابل ہوں شاید یہ اب کہے گا میرے دل میں
-----اسنے یہ آخری بات اپنے دل میں سوچی

مینٹل ہاسپٹل میں۔۔۔ وہ غراتے ہوئے وہاں سے چلا گیا اور وہ اسے
حیرانی سے جاتا ہوئے دیکھنے

اپنے کمرے میں آکر وہ مسکرا دی تھی ۔ اگلے دن شیراز اپنی شرٹ
استری کر رہا تھا جب بریرہ شرماتے ہوئے اس کے پاس گئی ۔

لائیں میں کر دیتی ہوں۔ اسنے شرٹ کو استری اسٹینڈ سے اٹھاتے

ہوئے کہا۔

. کیوں تم کیوں کروگی شیراز نے اسکے ہاتھ سے شرٹ جھپٹتے ہوئے کہا

عورت کے ہوتے ہوئے مرد کام کرے اچھا تھوڑی لگتا ہے اس نے
اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا

تمہارے اندر کی عورت آج کیوں جاگ رہی ہے . اتنے سالوں سے تو
تم نے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا وہ حیران ہوا
آپ نہیں سمجھیں گے ۔ اسکے آپ کہنے پر شیراز کی آنکھیں باہر کو نکلیں
ایک منٹ یہ آپ کون ہے یہاں ؟ اس نے پوچھا

- آپ۔۔۔۔۔ اسنے آنکھ کے اشارے سے کہا

تم ٹھیک ہو نا؟ جی وہ پھر سے شرمائی۔

- پر مجھے نہیں لگ رہی جاؤ یہاں سے تم۔ اسنے بریرہ سے کہا

پر وہ آپکی شرٹ -

میری شرٹ میں خود استری کر لوں گا تم

- جاؤ اور اپنا علاج کرواد وہ جھنجھلایا تھا

جی جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔ وہ کہتی ہوئی جانے لگی

رکو۔۔۔۔۔

- جی

میں تمہارا آپ نہیں ہوں سمجھی تم۔۔۔۔۔ مجھے آپ مت کہنا

آئندہ۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا۔

جی جیسا آپ کہیں۔۔۔۔۔ وہ کہتی ہوئی چلی گئی

اسکے آپ کی تو میں۔۔۔۔۔ اسنے غصے سے شرٹ کو استری اسٹینڈ پر پھینکا اور
استری کرنے لگا۔

صبح وہ ہوٹل جانے کے لیے تیار ہونے کے بعد اسکے روم میں آئی وہ
بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اسکو دیکھ کر اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔ کیا ہے؟ اسنے پوچھا۔

- جی وہ میں ہوٹل واپس جا رہی ہوں تو

. تو؟ اسنے آبرو آچکائے

آپ ایک بار مسکرا دیں گے۔ اسکی بات پر وہ چونکا

کیوں؟

وہ مجھے آپکا ڈمپل دیکھنا ہے اسکی بات پر تو شیراز کا خون کھول اٹھا۔

کوئی فرمائشی پروگرام چل رہا ہے یہاں جو میں پورا کروں۔۔۔۔۔ اسنے
غصے سے کہا

فرمائشی نہیں بس ایک ریکویسٹ تھی۔

- ریکویسٹ کی بچی نکلو تم یہاں سے۔۔۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اور یہ جی، اگر مگر آپ یہ سارے لفظ اپنے بیگ میں سمیٹو اور مجھے یہاں
- کھڑی نظر نہ آو

آپ یہ اچھا نہیں کر رہے -

یہ پھر سے آپ کیا ہو کیا گیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلایا

آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔ وہ بولتی ہوئی چلی گئی

ایک ہی ڈانٹاگ بول کر چلی جاتی ہے آپ نہیں سمجھیں گے پتہ نہیں
کیا نہیں سمجھوں گا دماغ خراب کر دیا ہے۔ وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے
بڑبڑایا۔

وہ کمرے میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی منال الماری سیٹ کر رہی تھی

- اور ارینہ نیل پیٹ لگا رہی تھی جب مادہ نے اس سے پوچھا
بریرہ یہ شیراز نے تمہارے آبا سے تمہاری شکایت تو نہیں لگائی
نہیں نہیں وہ فوراً بولی -

-- ویسے ھے تو ایک نمبر کا گدھا مجھے لگا کہیں وہاں وہ بتا نا دے انہیں
تمہیں مجھے گدھی کہتے ہوئے شرم نہ آئی۔۔۔۔۔ اسنے مادہ کو ڈانٹتے
ہوئے کہا۔

تمہیں کب گدھی کہا۔۔۔۔۔ میں نے تو شیراز کو گدھا کہا ھے
۔۔۔۔۔ وہ حیران ہوئی

ہاں تو گدھے کی بیوی گدھی ہوئی نا۔

ہاں۔۔ پر رکو کیا۔ کیا کہا تم نے ابھی

- مادہ نے اچھنبے سے پوچھا

وہی جو تم نے سنا۔۔۔۔۔ منال اور ارینہ نے ایک دوسرے کو دیکھا

-

تم اور وہ وہ اور تم مطلب اللہ بریرہ تمہیں وہی ملا تھا تمہارے وہ
خواب ہیرو جیسا بندہ وہ کہاں گئے مادہ اسے یاد دلا رہی تھی۔

- وہ بھی تو ہیرو لگتے ہیں

لگتے تے تے تے ہیں۔۔۔۔۔ منال نے حیرانی سے اس کے الفاظ
دہرائے

کس اینگل سے؟ مادہ نے ابرو اچکائے پوچھا۔

ماءیدہ انکو ڈمپل پڑتا ہے۔ وہ چہکتے ہوئے بولی۔

تو؟

تو عباد کو بھی ڈمپل پڑتا تھا ۔

ہاں تو کافی سارے مردوں کو ڈمپلز پڑتے ہیں۔ یہ ہمارے چوکیدار بابا کو ڈمپل پڑتا ہے اس میں ہیرو جیسا کیا ہے ۔ اس نے پوچھا تمہیں کہاں سمجھ آئے گی یہ بات جانے دو۔۔۔۔۔ بریرہ نے اسے کہا ۔ نا مجھے کیوں سمجھ نہیں آئے گی تم پھر سے بکواس کر رہی ہو

۔ مائدہ ان کے بارے میں ایسا مت بولو

پہلے تو تم اسے ان کہنا چھوڑو تمہارے ان کہنے سے مجھے کچھ ہونے لگتا ہے

مائدہ تم تو چپ کرو . کیا ہو گیا تم دونوں کو چھوڑو یہ سب بریرہ مجھے
یہ بتاؤ کیا اسے پتہ ہے کہ تم ----- ارمینہ نے اپنی بات ادھوری
چھوڑی ۔ ابھی نہیں پر دیکھنا بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا اور محبت
کا احساس بھی ۔ وہ شرماتے ہوئے بولی ۔

میں اس شیراز کے بچے کو بتاتی
ہوں جا کر ضرورت کیا تھی اس ڈمپل کی ۔

مائدہ وہ اسے پیدائشی ہے خود تھوڑی کھود وایا ہے اسنے جو تم اسے
بتانے کی بات کر رہی ہو ۔ ارمینہ نے اسے ٹوکا ۔ بریرہ اسے روہانسی
نظروں سے دیکھ رہی تھی -----

تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ منال نے اس سے پوچھا ۔

یہ میرے سامنے ان کے بارے میں کیسی بات کر رہی ہے ۔ اس کے

ہونے والے دولہا بھائی ہیں وہ۔۔۔۔۔ اسنے منال سے کہا

دولہا بھائی ہوں گے ان دونوں کے میرے لیے وہ ایک نہایت ہی کوئی
فضول اور بے وقوف شخص ہے اسکے کہنے پر بریرہ کی آنکھوں میں آنسو
- آگئے اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ گڑبڑائی

اچھا سوری۔۔۔۔۔ مائدہ نے اس سے معافی مانگی۔ نہیں پہلے تم ان کے
بارے میں کچھ اچھا کہو۔

کچھ اچھا ہو گا تو کہوں گی۔۔۔۔۔ اس کے منہ سے پھسلا بریرہ کی
آنکھیں پھر پانیوں سے بھر گئی

اچھا اچھا وہ (الو) ایک سمجھدار انسان ہے۔ الو اسنے دل میں کہا تھا اور

اسکے کہنے پر بریرہ مسکرا دی منال اور ارمینہ نے بھی سکھ کا سانس لیا

مائدہ ویک اینڈ پر گھر گئی تو بھابھی نے اسے کی باتیں سنای تھیں لوگوں نے باتیں کرنے شروع کر دیں ایک بہن کو نہیں کھلا سکتے کہ وہ نوکری کرنے لگی ہے تمھاری وجہ سے ہمیں سننا پڑ رہا ہے پھر سے - بحث چھڑ گئی ہاسٹل واپس آئی تو اسے بخار نے اپنی لپیٹ میں لے لیا بیمار ہونے کے باوجود وہ اگلے دن اکیڈمی گئی باری بھی اتنے دن سے نہیں آرہا تھا وہ جیسے ہی اکیڈمی پہنچی پی ان نے بتایا کہ اسے سر آفس میں بلا رہے ہیں وہ آیا ہے یہ سن کر ہی اسکا دل خوش ہو گیا

وہ اندر داخل ہوئی باری کو دیکھ کر ایک مسکراہٹ اسکے چہرے پر آگئی انہیں مس مائدہ یہ سب کیا ہے؟ باری نے اسے دیکھتے ہوئے کچھ پیپرز

اسکے سامنے رکھے جس میں اسنے چیک کرنے میں کافی غلطیاں کی ہوئی تھیں

آپ کا دھیان کدھر رہتا ہے۔۔۔۔۔۔ اسکی ٹون بدلی ہوئی تھی۔ وہ
- کس طرح اس سے بات کر رہا تھا مایہ کو حیرانی ہوئی

وہ سر۔۔۔۔۔

مجھے کوئی ایکسیکوز نہیں سننا۔ یہ اٹھائیں اور جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔
اسنے پیپرز اسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا مائدہ کی آنکھیں پانیوں سے بھر
گئیں باری نے اسے دیکھا تو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ
وہ کچھ کہتا مائدہ اسکے آفس سے چلی گئی نا جانے کیوں اسے غصہ آگیا تھا
۔ جب سے وہ اکیڈمی آئی تھی اسکی اکیڈمی کا رزلٹ بہت امپرو ہوا تھا
۔ اور آج اسنے ذرا سی غلطی پر اسے ڈانٹ دیا وہ معذرت کرنے باہر آیا
پر وہ اپنی کلاس میں نہیں تھی پی ان نے بتایا کہ وہ چلی گئی ہے۔ وہ
فوراً گاڑی لے کر اسے ڈھونڈنے نکلا تھوڑی دور ہی وہ اسے روڈ پر

چلتی نظر آئی۔ اسنے گاڑی ماندہ کے پاس جا کر روکی ماندہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔۔ وہ گاڑی سے اتر کر اسکے پاس آیا۔

میں نہیں بیٹھوں گی پہلے مجھے ڈانٹا اور رلایا اب کہہ رہے ہیں گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولی سیدھی طرح سے گاڑی میں بیٹھ رہی ہو یا

یا؟ کیا کریں گے آپ وہ اور غصہ ہوئی۔ پھر باری نے اسے کلائی سے پکڑا اور کھینچ کر گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائونگ سیٹ پر آبیٹھا۔ جبکہ ماندہ ابھی تک اسکی اس حرکت پر حیران تھی اسنے گاڑی اسٹارٹ کی۔ تمھیں بخار ہے۔ اس کی کلائی پکڑنے سے باری کو پتہ چلا تھا۔

آپکو اس سے کیا۔

اگر طبیعت خراب تھی تو اکیڈمی آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔ وہ غصہ کرنے لگا۔ اسکی بات پر مائدہ نے اسے دیکھا جواب نہ پا کر باری نے بھی مائدہ کو دیکھا۔

واٹ؟ باری نے سوالیہ نظروں سے اس سے پوچھا۔ آپکو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور گاڑی روکیں میں خود ہی چلی جاؤں گی۔

اگر تم نے ایک بار پھر اپنی زبان کھولی تو میں یہ گاڑی دیوار میں مار دوں گا اسنے دھمکی دی تھی اسکی بات پر مائدہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے کیا مصیبت ہے۔ باری اسے روتے

دیکھ کر جھنجھلایا اور گاڑی ایک سائیڈ پر روک دی۔

- کیوں رو رہی ہو۔ اس کے پوچھنے پر بھی وہ چپ ھی رہی

کچھ بولو گی یا نہیں۔ اس نفی میں سر ہلایا۔ کیوں؟ باری نے اچھنبے
سے پوچھا

آپ نے ھی تو کہا ہے کہ اگر ایک بار پھر زبان کھولی تو گاڑی دیوار
میں مار دوں گا۔

یا اللہ۔۔۔۔۔ باری نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو تھاما۔۔۔۔۔

ایسے ھی مار دوں گا اس گاڑی کو جس میں میری زندگی موجود ہے
۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

آپکو اپنی زندگی کی پڑی ہے میرا کچھ نہیں۔۔۔۔۔ وہ اتنی گہری بات
کہہ گیا تھا پر وہ سمجھ ہی نہ پائی۔ مائدہ تم پوچھو گی نہیں میں اتنے دن
اکیڈمی کیوں نہیں آیا؟

میں کون ہوتی ہوں پوچھنے والی۔۔۔۔ وہ خفگی سے بولی

تم ہی تو ہوتی ہو پوچھنے والی۔۔۔۔۔ باری کی بات پر اسنے باری کو
دیکھا جو اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اسکی بات پر اسنے قہقہہ
- لگایا تھا مادہ کو اسکے ہنسنے پر حیرانی ہوئی

میرا دل تو چھین لیا وہ تو ٹھیک تھا پر میرا سکون میری نیند بھی چھین
لی۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

یہ دن میں نے بہت اضطراب اور بے چینی میں گزارے ہیں ایک پل
بھی تمھاری یاد سے غافل نہیں رہا میں۔۔۔۔ وہ چپ چاپ اسے سن
رہی تھی

اس دن ریسٹورنٹ کے باہر تمھاری نظروں کا جھکنا میری دھڑکنوں کو
منتشر کر گیا وہ ایک پل ایک لمحہ کا کھیل تھا اور بس جیسے میں ہار گیا

تمہارے سامنے اپنا دل اور اپنا آپ اور اب تو تم جینے کی وجہ بن گئی
 ہو سانس کی طرح، زندگی کی طرح تو پھر اپنی زندگی کو کیسے کچھ ہونے
 دوں گا اس سے پہلے خود کو نہ کچھ کر دوں میں۔۔

وہ اپنے جذبات بیان کر رہا تھا اور ملدہ اسکی آخری بات پر جیس ہوش
 میں آئی اور خفگی سے اسے دیکھا۔

کیا کچھ غلط کہہ گیا میں۔۔۔۔۔۔ اسنے ماعیدہ سے پوچھا
 خود کو کچھ کرنے کا سوچا بھی تو وہ واپس اپنی ٹون میں آگئی تھی۔۔

تو؟؟

میں نے واقعی اس گاڑی کو دیوار میں مار دینا ہے۔ اس نے اسٹیرمینگ پر

ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔ اس کے کہنے پہ باری کی آنکھوں میں چمک آگئی
 ماندہ کی آنکھوں میں اپنے لیے چاہت کا احساس جو دکھ گیا تھا اسے ماندہ
 کے لفظوں میں اپنے لیے محبت جو دیکھائی دے گئی تھی۔ باری کے
 ایسے دیکھنے پر اسے شرما کر نظریں جھکا دیں اور باری نے مسکراتے
 ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی تھی اسے ہوسٹل چھوڑنے کے لیے۔

حدید نے اپنا پروپوزل بھجوا یا تھا ارمینہ کے پیرنٹس نے فوراً ہامی بھر لی
 اسے خبر ہوئی تو وہ حیران تھی کہ یہ اچانک کیا ہو گیا ہے اس کے
 پروپوزل کے بعد وہ آفس نہیں جا رہی تھی آخر حدید نے اسے کال
 کی۔۔۔

مجھے آپ سے ملنا ہے

وہ خاموش رہی۔۔۔۔

مس ارمینہ آپ مجھے سن رہی ہیں؟ جواب نہ پا کر وہ گویا ہوا۔

کہا پھر اسے حدید نے جگہ اور وقت بتانے کے بعد فون کاٹ دیا اس کے پروپوزل کا ان تینوں کو پتہ تھا پر یہ بات وہ ان کو نہیں بتا سکتی تھی مطلوبہ ٹائم پر وہ اسکے بتائے ریٹورنٹ پہنچی اسنے نظر دوڑائیں تو ایک کونے پر اسے حدید بیٹھا نظر آیا۔ دل کو سنبھالتے ہوئے وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی۔ السلام وعلیکم اس نے سلام کیا حدید اسکو دیکھتے ہی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وعلیکم السلام بیٹھیں۔۔۔۔۔ اسے بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ ارینہ اسکے سامنے نظریں جھکائے بیٹھی تھی اس نے آج آسمانی رنگ کی گھیر دار فراک پہنی ہوئی تھی کانوں میں سفید رنگ کے ایئر رنگز تھے میک اپ سے مبرا چہرہ لائمیٹ پنک لب اسٹک لگائے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا حدید اسکو دیکھے جا رہا تھا ارینہ خود پر اسکی نظریں محسوس کر رہی

تھی وہ کنفیوژ ہو رہی تھی بار بار اپنے ہاتھوں کو مسلنے لگتی اسکو ایسا کرتا
 دیکھ کر حدید کا دل کیا کہ وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھوں پر رکھ دے۔ اسے
 یقین دلائے کہ اس کے دل میں اس رشتے کو لے کر کوئی بھی خدشات
 ہیں تو وہ نکال دے اسے حدید عالم نے چاہا ہے جو غیروں کے ساتھ
 مخلص ہے تو پھر اپنی محبت کے ساتھ تو وہ مخلصی اور چاہت کی انتہا
 کرے گا پر ابھی اسے آرمینہ کے ہاتھوں کو تھامنے کا حق حاصل نہیں تھا
 تو پھر وہ کیسے انہیں چھو سکتا تھا۔ آرمینہ۔۔۔۔۔ اس نے گمبھیر لہجے
 میں

پکارا تھا۔ پکارنے پر اسے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا بھوری آنکھیں
 اسے دیکھ رہی تھیں ان آنکھوں میں بہت سے الفاظ تھے بہت
 سی باتیں۔

میں نہیں جانتا کہ محبت کا اظہار کیسے کیا جاتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ
 وہ کون سے الفاظ ہیں جو محبت میں بولے جاتے ہیں وہ بات کرنے

مسکرانے کی وجہ آپ ہوں گی

میری آنکھوں میں لکھی تحریریں صرف آپکے لیے ہوں گے

میرے لبوں پر رکے ان کہے لفظ جنہیں آپکو دیکھ کر زبان ملی صرف
آپکے لیے ہوں گے

میرے دل میں صرف آپ کے لیے محبت ہو گی زندگی کے کسی موڑ
پر بھی آپ خود کو تنہا سوچنے سے پہلے ہی مجھے اپنے ساتھ کھڑا پائیں
گی۔

ابھی وہ کہہ رہا تھا کہ اسے اظہار کرنا نہیں آتا ابھی وہ کہہ رہا تھا کہ
اس محبت بھرے الفاظ نہیں آتے آج جو اسنے باتیں کہی جو اسے یقین
دلا رہا تھا کیا یہ ساری زندگی محبت کرنے کے لیے کافی نہیں وہ خود کو
- کہنے پر مجبور ہو گئی کہ یہ شخص چاہے جانے کے قابل ہے

ارمینہ --- حدید اسے خاموش اپنی طرف دیکھتا پا کر بولا اور وہ جیسے
- ہوش میں آئی

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟ اور اسنے ارمینہ سے پوچھ لیا وہ پہلا شخص تھا جو اپنا پروپوزل جو کہ قبول کر لیا گیا تھا بھیجنے کے بعد ایک لڑکی کو پروپوز کر رہا تھا اور یہ صرف حدید عالم ہی کر سکتا تھا۔ اسکے پوچھنے پر وہ نظریں جھکا گئی اسے کیا کہتی کہ دل تو اسکے نام سے دھڑکنے لگا تھا

خوابوں میں آنے لگا تھا وہ ۔

سوچوں میں بس گیا تھا

آنکھوں میں اسکا چہرہ تھا

-اسکے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے لبوں پر شرمیلی مسکان آگئی

کیا ابھی بھی اسے کچھ کہنے کی ضرورت تھی حدید اسکے حسین چہرے کو

مبہوت ہو کر دیکھے گیا اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا اب اسے

کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ جو اسنے نہیں کہا تھا وہ حدید

- نے سن لیا تھا

تو پھر ڈیٹ فکس نا کر لیں؟ اجازت ہے؟ وہ شوخ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ اسکے کہنے پر ارینہ نے نظریں اٹھائیں اسکی آنکھوں میں شرارت تھی وہ تو اسے اپنے دل میں آنے کی اجازت دے چکی تھی تو پھر اسکی اجازت کیسے نا دیتی ارینہ نے شرما کر نظریں پھر سے جھکا لیں اور حدید مسکرا دیا

ارینہ واپس آئی بریرہ کو دیکھا جو میگزین کھولے کپڑوں کے ڈیزائن دیکھ رہی تھی ملدہ نے اسکے ساتھ سر کو ملایا ہوا تھا منال بیڈ پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی

یہ تم دونوں کیا کر رہی ہو؟ اس نے پوچھا۔ بریرہ اپنی منگنی کے لیے ڈریس کے

ڈیزائن دیکھ رہی ہے۔ منال نے کہا۔

منگنی ؟

ہاں ارمینہ منگنی میرے ساتھ ناولز والا حال ہو گیا میں ان کی بچپن کی
-منگ ہوں----- وہ شرماتے ہوئے بولی

واٹ ؟

ہاں وہ چہکتی ہوئی بولی
ہائے ارمینہ میں بس کیا کہوں تمہیں - تبھی ایک لڑکی نے اسے آکر
بتایا کہ

اسکا کزن اسے ملنے آیا -

اللہ----- وہ دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی

- وہ ملنے آئے ہیں میں میں کیسے جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہکلائے لگی

تمہیں کیا پریشانی تمہیں تو ناول پڑھ پڑھ کر ایکسپرنس ہو گیا ہے نا۔
منال نے کہا

ہاں پر میرے ساتھ تو پہلی بار ہو رہا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی بات کر
رہی تھی جب وہی لڑکی پھر آئی وارڈن نے کہا وہ کہہ رہا ہے آرہی ہے
یا میں جاؤں اسکی بات پر اسنے تینوں کو

- دیکھا

جاؤ بھی مادہ نے اسے کہا۔

- وٹینگ روم پہنچی اسے سلام کیا شیراز اسے دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا

- بریرہ دیکھو

- جی دیکھ رہی ہوں

. میرا مطلب ہے کہ یہ جو اچانک ہماری زندگی کا فیصلہ ہوا ہے یہ جی آپ کہیں میں سن رہی ہوں اسکے آپ کہنے پر شیراز کو غصہ آیا پر اب تو وہ واقعی اسکا آپ بننے والا تھا -----

میں یہ صبر کا گھونٹ بہت مشکلوں سے پی رہا ہوں تمہیں تو کھانا پکانا بھی نہیں آتا تمہیں تو کوئی کام کرنا بھی نہیں آتا۔

کیا آپ مجھ سے کھانا پکائیں گے اور کام کروایا کریں گے ----- اس نے معصومیت سے پوچھا اسکی بات پر شیراز کو حیرانی ہوئی - ہاں تو ساری عورتیں کام کرتی ہیں

ان میں اور مجھ میں فرق ہے نا۔

کیوں تم موم کی بنی ہو جو آگ کے قریب جانے سے پگھل جاؤ گی یا کانچ کی ہو جو کام کرنے سے ٹوٹ جاؤ گی۔۔۔ وہ جھنجھلایا۔۔۔

کتنا پیار کرتے ہیں مجھ سے کتنی خوبصورت تشبیہ دے رہے ہیں۔ وہ
- دل میں سوچتے ہوئے مسکرائی

- میں بس اتنا کہنے آیا ہوں کہ شادی تک سب کام کرنا سیکھ لو
جیسا آپ کہیں۔۔۔۔۔ اسنے فرمانبرداری سے کہا

یہ تمہارا آپ بولنا بھی میں بند کراؤں گا وہ چڑتے ہوئے بولا۔۔۔
جی اچھا اس نے بھی بے وقوفیوں کی

انتہا کر دی

- چلو جاؤ اب تم۔

کچھ اور نہیں کہنا۔ وہ اس سے

اور سننا چاہتی تھی

کچھ اور؟ اسنے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

ہاں یاد آگیا۔ منگنی سے پہلے میرے پیسے واپس کر دینا اسنے یاد آنے پر کہا اور چلا گیا

ایک دن شیراز آپ سے اظہار کروا کر ہی رہوں گی وہ سوچتے ہوئے
- مسکرا دی

ارمینہ کی شادی کے فوراً بعد ہی مائدہ کی شادی تھی ارمینہ کی شادی پر
انہوں نے بہت انجوائے کیا

وہ ڈریسنگ روم سے نکلی حدید ابھی تک بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام -

کر رہا تھا

حدید آپ ابھی تیار نہیں ہوئے ہم لیٹ ہو جائیں گے۔ وہ ڈریسنگ
ٹیبل کے سامنے کھڑی چوڑیاں پہننے لگی حدید نے اسے دیکھا بلیک کلر کی
لانگ شرٹ جس کے گلے پر سلور کام ہوا تھا بلیک چوڑی دار پاجامہ
پہنی کھلے بال بلیک کلر کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ اسکے دل کے تار
چھیر گئی۔ اسنے مڑ کر حدید کو دیکھا جو اسے مبہوت ہو کر دیکھے جا رہا
تھا۔

کیا ہوا؟؟ ارمینہ نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا

پھر ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟

اپنی بیگم کو دیکھ رہا ہوں جیسے بھی دیکھوں۔۔۔۔۔ وہ شوخ

لہجے میں بولا وہ مسکرا دی

کیا آپکی دوست کی شادی میں

جانا ضروری ہے ؟

تو کیا اکیلی چلی جاؤں۔ وہ تھوڑی مایوس ہوئی . میں نے ایسا کب کہا ۔

پھر؟

میں تو آپ کو بھی نہیں جانے دوں گا۔ وہ ابھی بھی شوخ ہو رہا تھا

اسکے لہجے کو وہ سمجھ گئی

آپ ایسے نہیں لگتے تھے ؟ وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی

ایسے مطلب ؟ وہ حیران ہوا اور اٹھ کر اسکے پاس چلا آیا وہ چپ رہی

حدید کو اسکی بات سمجھ آگئی تھی ۔

جس کی آپ جیسی حسین بیگم ہو وہ تو خود بخود میرے جیسا ہو جائے گا۔۔۔۔۔ وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا پھر دھیرے سے اسے چوڑیاں پہنانے لگا کانچ کی کالے رنگ کی چوڑیاں اسکے گورے ہاتھوں میں سج رہی تھیں وہ نظریں جھکائے ہوئے تھی حدید نے نظر بھر کر اسے دیکھا ۔

چلیں میں دو منٹ میں تیار ہو کر آتا ہوں ۔۔۔۔۔ وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ڈریسنگ روم میں چلا گیا ۔

مائدہ اور باری کی شادی کے کھانے کا آرڈر آہان کے ریسٹورنٹ کو ملا تھا اور وہ وہاں موجود تھا مائدہ باری کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھی تھی ۔ ارمینہ ابھی تک نہیں آئی اور بریرہ جانے کہاں تھی منال اکیلی ایک سائڈ پر کھڑی تھی آہان نے اسے دیکھ لیا تھا وہ بیچ فراک پہنے ہوئے تھی ساتھ گلے میں سرخ رنگ کا دوپٹہ تھا لائٹ میک اپ کیے بالوں کا

خوبصورت سائڈ بن بنائے خوبصورت لگ رہی تھی آہان چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔

چشم بدور۔۔۔۔۔ اسنے منال کے کان میں سرگوشی کی تھی وہ جو سامنے دیکھ رہی تھی اسکے کہنے پر اس نے گھبرا کر آہان کو دیکھا تھا وہ سینے پر ہاتھ باندھے مسکرا رہا تھا منال کی دھڑکنیں تیز ہوئیں اور فوراً نظریں جھکا گی

منال۔۔۔۔۔ اس نے پکارا تھا

رخصتی نہ کروا لوں۔۔۔۔۔ اسکی بات پر اسنے ایک جھٹکے سے نظریں اٹھائیں تھیں آہان کے لہجے میں شرارت تھی منال کی آنکھوں میں گھبراہٹ۔۔۔ اس کا چہرہ دیکھ کر آہان کو ترس آگیا بے فکر رہیں آپ کی پڑھائی کمپیٹ ہونے سے پہلے رخصتی کی ضد۔

- نہیں کرونگا۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وہ مسکرا دیا

آپ انجوائے کریں میں چلتا ہوں۔ اور ہاں زیادہ پریشان نہ ہوا کریں
میں بے سکون ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ معنی خیزی سے مسکرا دیا جبکہ منال اسکے جانے کے بعد اپنے دل
سنجھال رہی تھی۔

شیراز نے اسے کال کی تھی۔

السلام و علیکم۔۔۔۔ بریرہ نے جھٹ سے سلام کیا

یہ تم نے مجھے اپنی تصویریں کیوں بھیجی ہیں اور اتنا میک اپ کیوں
تھوپا ہوا ہے۔۔۔۔ وہ چھوٹے ہی بول پڑا۔

میری دوست کی شادی ہے اسی لیے تیار ہوئی ہوں آپکو پسند نہیں

زیادہ میک اپ تو میں نہیں کروں گی وہ روہانسی ہوئی . شیراز گھبرا گیا ۔

نہیں نہیں کرنا ضرور کرنا بس وہ جو وائٹ پاؤڈر لگاتے ہیں وہ نہ لگانا
اور وہ آنکھوں اور گالوں پر بھی کچھ نہ لگانا اور لپ اسٹک بھی ایسی لگانا
جو نظر نہ آئے بس ۔ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ تو ایک بار پھر اسنے
سب کچھ لگانے سے ہی منع کر دیا تھا۔ جی اچھا

اور مجھے کچھ کہنا ہے

جی بولیں اسکی دھڑکنیں بڑھیں ۔

- وہ

- جی

- وہ میں کہنا چاہ رہا تھا کہ

جی آپ کہیں ۔ اب کہہ بھی دو بریرہ نے یہ بات دل

میں کہی

میرے پیسے کب واپس کر رہی ہو ؟

شیراز۔۔۔

اسکی بات پر اسنے غصے سے کہا تھا جبکہ شیراز نے قہقہہ لگایا اور کال کاٹ دی تھی ادھر بریرہ بھی مسکرا دی

بریرہ اس طرف آئی ۔

کہاں تھی . منال نے اس سے پوچھا تھا وہ انکی کال آگئی تھی ۔
اچھا ابھی سے ہم دوستوں کو بھولنے لگی ہو ۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے
میں نے آہان بھائی کو تمہارے ساتھ کھڑا دیکھ لیا تھا تو سوچا میں کباب
-میں ہڈی کیوں بنوں اس نے منال کو چھیڑا تو وہ مسکرا دی

باری سامنے دیکھیں -----مائدہ نے چوتھی بار اسے کہا تھا وہ جب سے اسٹیج پر اسکے ساتھ آکر بیٹھا تھا اسکی نظریں اسی پر تھیں ۔

کیوں جب تم یہاں ہو تو میں سامنے کیوں دیکھوں۔

آپ کو میں نہیں سمجھا سکتی ۔ تم ہی تو سمجھا سکتی

آپ-----

میں ؟

کیا یہ اچھا لگے گا لوگ کہیں کہ ایک دولہن اپنے دولہے کی نظروں سے گبھرا کر اسٹیج سے اتر گئی وہ روہانسی ہوئی

اسکی بات پر باری نے زوردار قہقہہ لگایا تھا اور وہ جھنیپ گئی

ارمینہ اور حدید آگئے تھے حدید کو اپنا کولیگ مل گیا تو وہ آگے بڑھ گیا

وہ چلتی ہوئی اسٹیج پر آئی جہاں بریرہ اور منال مائدہ کے ساتھ موجود

تھیں۔ باری تھوڑی دیر کے لیے وہاں سے اٹھ گیا تھا کیونکہ اس کی

نظریں مائدہ سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں اور کوئی بعید بھی نہیں تھی کہ

- . مادہ سچ میں اسٹیج سے اتر جاتی

اب بس بریرہ اور منال کی شادی کا انتظار ہے - ارینہ نے انہیں چھیڑا
- تھا منال تو شرما گئی پر بریرہ پر کوئی اثر نہ ہوا

تمہیں پتہ انہوں نے مجھے کس سے تشبیہ

- دی ہے

کس سے؟ ارینہ نے پوچھا

موم اور کانچ کتنا رومینٹک لگ رہا ہے ---- وہ جیسے کھوئی ہوئی تھی

-

کانچ تو چلو سمجھ آتی ہے موم؟ منال کو حیرت ہوئی

جب میں نے انہیں کہا کہ میں کھانا کیسے بناؤں گی تو وہ بولے کیوں تم
موم کی بنی ہو جو آگ کے قریب جانے س پگھل جاؤ گی ہائے۔۔۔ اسنے

آہ بھری جبکہ اسکی بات پر ان تینوں نے قہقہہ لگایا تھا جس میں بریرہ
کی شرمیلی مسکان بھی شامل ہو گئی زندگی کتنی حسین تھی اور اب اور

ہونے والی تھی ان چاروں کی زندگی میں کوئی اور جو شامل ہو گئے تھے
جو اس سفر کو خوبصورت بنانے والے تھے۔۔۔



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین